سوال

(180) نفاس والی عورت سے مجامعت کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جب نفاس والی عورت چالیس دنوں سے پہلے پاک ہوجائے تو کیا اس کا شوہر اس سے مجامعت کرسکتا ہے؟ اوراگر خون چالیس دن کے بعد دوبارہ جاری ہوجائے تو پھر کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نفاس والی عورت سے اس کے شوہر کےلیے جماع کرنا جائز نہیں، اگر وہ چالیس دنوں سے پہلے پاک ہوجائے تو پھر اس کےلیے نماز پڑھنا واجب ہے، اس کی نماز صحیح ہوگی اور اس حالت میں اس کے شوہر کےلیے اس سے جماع کرنا بھی جائز ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حیض کے بارے میں فرمایا ہے:

وَيَسْـَٔلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ وَلَا تَقْرَبُوهُنَّ حَتَّىٰ يَطْهُرْنَ فَإِذَا تَطَهَّرْنَ فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ ۲۲۲ ... سورة البقرة

''اور یہ لوگ تم سے حیض کے بارے میں دریافت کرتے ہیں، کہہ دو وہ تو نجاست ہے، سو ایام حیض میں عورتوں سے کنارہ کش رہو اور جب تک وہ پاک نہ ہوجائیں ان سے مقاربت نہ کرو۔ ہاں جب پاک ہوجائیں تو جس طریق سے اللہ نے تمہیں حکم دیا ہے، ان کے پاس جاؤ۔''

جب تک نجاست یعنی خون موجود ہو تو جماع جائز نہیں ہے اور جب عورت پاک ہوجائے تو پھر جائز ہے۔ مگر ہاں اس پر نماز پڑھنا واجب ہے، اسی طرح نفاس میں بھی اگر وہ چالیس دنوں سے پہلے پاک ہوجائے تو اس کےلیے وہ سارے کام جائز ہوجاتے ہیں جو نفاس کی وجہ سے ناجائز تھے، لہٰذا اس کے شوہر کےلیے اس صورت میں ہم بستری بھی جائز ہے، البتہ اسے صبر کرنا چاہیے تاکہ جماع کی وجہ سے دوبارہ خون جاری نہ ہوجائے حتیٰ کہ وہ اپنے چالیس دن پورے کرلے لیکن اگر وہ چالیس دن پورے ہونے سے پہلے جماع کرلے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

اگر وہ چالیس دنوں کی مدت گذر جانے اور پاک ہونے کے بعد خون دیکھے تو اس کو خون حیض قرار دیا جائے گا، خون نفاس نہیں۔ خون حیض کے بارے میں عورتوں کو خوب اچھی طرح جانکاری ہوتی ہے، لہٰذا جب وہ خون آنے کے بارے میں محسوس کرے تو یہ خون حیض کا خون ہوگا اور اگر خون جاری رہے اور بہت قلیل مدت کےلیے بند ہو تو یہ استحاضہ کا خون ہوگا۔ اس صورت میں اسے اپنی ماہانہ عادت کے مطابق بیٹھنا ہوگا اور پھر غسل کرکے نماز پڑھنا ہوگی۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ ارکان اسلام]

عقائد کے مسائل: صفحہ230

[محدث فتویٰ]